مقام کھو رہا تھا۔ حال ہی میں اس نے یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے اعلان کیا: ''اسرائیل کا دارالحکومت بیت المقدس ہوگا۔ امریکہ اور تمام ممالک اپنے سفارتخانے تل ابیب سے یہاں منتقل کریں گے۔''

تمام عالم اسلام میں اس بے تکے اعلان پر شدید بے چینی اور ردعمل پیدا ہوا۔ انصاف پسند غیر مسلم عوام اور عام لوگوں نے امریکی صدر کے بیان کی مخالفت کی۔ بالآخر پاکستان سمیت مسلم ممالک نے یہ معاملہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کیا۔ جہاں کثیر تعداد میں ممبران نے مسلمان امت کے عادلانہ موقف کے حق میں ووٹ ڈال کر امریکی صدر کو تنہا کر دیا۔ تو اس نے ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کے مصداق دھمکی دی کہ جن ممالک نے اس کے خلاف ووٹ دیے ہیں، وہ ان کی امداد روک دے گا۔ گویا امریکی قرضے صرف اسرائیلی مفادات کی خاطر گروی میں دیے جاتے ہیں!!

حکمرانو! عبرت حاصل کرو...... نام نہاد سپر پاور امریکہ نے اسرائیل کی غلامی کے تاوان میں بصیرت اور بصارت دے کر رسوائی کے سوا کچھ نہ پایا۔ تم بھی امریکہ کی غلامی میں قومی مفادات کو قربان کرنے سے بچتے رہو!

جو قوم دیا کرتی ہے تاوان میں آنکھیں
نابینا جنم لیتی ہے اولاد بھی اس کی

بھارت کی ہرزہ سرائی

پاکستان نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر حکومت بھارت کی درخواست منظور کر لی کہ پاکستان میں ایک سال قبل پکڑے جانے والے بھارتی جاسوس کلبھوشن یادیو سے اس کی ماں اور بیوی کو ملاقات کی اجازت دی جائے۔

چنانچہ پاکستان کی طرف سے ویزا جاری کر کے دونوں نے ملاقات کی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت بھارت جنتا پارٹی پاکستان کا اس جذبہ خیر سگالی پر شکریہ ادا کرے اور احسان کا بدلہ احسان سے چکائے یا کم سے کم خاموش رہے؛ مگر ان دونوں کے بھارت جانے کے بعد پاکستان پر کئی طرح کے الزامات عائد کیے گئے، جنہیں پاکستان نے بروقت مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کلبھوشن یادیو صرف ایک جاسوس نہیں بلکہ 100 سے زائد انسانوں کا قاتل اور خطرناک دہشت گرد بھی ہے۔ اس سے والدہ اور بیوی کی ملاقات کے موقع پر سکیورٹی تقاضوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ یہ ملاقات ایک خطرناک جاسوس کے ساتھ تھی، نہ کہ کسی شادی بیاہ کی تقریب کا ماحول تھا۔ نیز تمام ممالک سے ایئرپورٹ یا دیگر مواضع میں آنے والے مہمانوں کی چیکنگ کی جاتی ہے اور یہ ایک مسلمہ اصول ہے۔

تاریخ الجامعہ

جماعتی خبریں

اکتوبر تا دسمبر 2017ء

عبدالرحیم روزی

19 اکتوبر: مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر وچیئرمین وفاقی قائمہ کمیٹی علامہ سنیٹر ساجد میر حفظہ اللہ سینٹ اور کمیٹی ممبران کے ساتھ گلگت بلتستان تشریف لائے۔ اس موقع پر گیسٹ ہاؤس توحید آباد پہنچے تو استقبال کے لیے امیر جمعیت اہلحدیث بلتستان، ناظم اعلیٰ، مدیر تعلیم، رئیس مجلس عمل، مدیر و نائب مدیر مرکز اسلامی اور اساتذہ کے علاوہ امیر جماعت اہل سنت والجماعت مولانا محمد ابراہیم، چیف الیکشن کمیشن گلگت بلتستان سید طاہر علی شاہ اور کثیر تعداد میں معززین علاقہ اور سرکاری انتظامیہ کے لوگ موجود تھے۔ اگلے روز پروفیسر سنیٹر ساجد میر نے جامعہ دارالعلوم کی جامع مسجد میں اساتذہ وطلباء سے خطاب کیا، جو شامل اشاعت ہے۔

قائمہ کمیٹی کے اراکین گلگت بلتستان میں مکمل شدہ اور زیر تعمیر اہم ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینے کے لیے تشریف لائے تھے۔ علامہ ساجد میر جامعہ بلتستان شگر بھی تشریف لے گئے۔ سکردو اور گلگت میں حکومتی اداروں کی طرف سے علامہ موصوف اور وفد کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔

18 اکتوبر: وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کا امتحان ختم ہوا۔ پنجاب سے تشریف لائے ہوئے ممتحن جناب حافظ ساجد مدنی صاحب کے مطابق شریک امتحان طلباء کی تعداد 40 اور طالبات کی 82 تھی۔

25 اکتوبر. وزیر جی بی کونسل جناب وزیر اخلاق صاحب نے مرکز اسلامی سکردو کا دورہ کیا اور کمیونٹی ہال کی تعمیر کے لیے 20 لاکھ روپے کے گرانٹ کا اعلان کیا۔ اس موقع پر امیر جماعت اہلحدیث سکردو مولانا عبدالرؤف مدیر مرکز اسلامی ڈاکٹر محمد علی جوہر اور نائب مدیر وخطیب مفتی عبدالقادر رحمانی کے علاوہ اہم علماء ومعززین بھی موجود تھے۔

29 اکتوبر: مصر کے تین قراء کرام ڈاکٹر قاری ایمن عیسیٰ العتیبة، ڈاکٹر قاری عبدالغفار المقاری اور ڈاکٹر قاری عادل البار محکمہ سیاحت وثقافت کے اہتمام پر سکردو تشریف لائے اور یادشہدا میونسپل لائبریری کے گراؤنڈ میں عالمی قراءت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء، مقامی قراء اور ہزاروں سامعین شریک تھے۔ سب مصری قراء کرام کی دلنشین قراءت سے بہت محظوظ ہوئے۔

کانفرنس میں مسلک اہل حدیث کی نمائندگی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد، مدیر المرکز الاسلامی ڈاکٹر محمد علی جوہر، مدیر التعلیم مولانا ابراہیم خان اور رئیس مجلس العمل مولانا محمد حسین آزاد نے کی۔

6-7 نومبر: بالترتیب طلباء وطالبات کے لیے تقریب ختم بخاری شریف منعقد ہوئی۔قسم البنین میں درس بخاری مفتی عبدالقادر رحمانی نے اور قسم البنات میں مولانا عبدالرحمٰن حنیف نے دیا۔اس موقع پر برانچ مدارس کے صدور المعلمین بھی بلائے گئے تھے۔ان مبارک تقریبات سے شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد، نائب شیخ الحدیث ورئیس مجلس عمل مولانا محمد حسین آزاد، مدیر تعلیم مولانا محمد ابراہیم خان، مدیر الدعوۃ مولانا محمد اسماعیل ودیگر علماء نے خطاب کیا۔

15 نومبر: دار أرقم کا سالانہ نتیجہ سنایا گیا۔کل شریک امتحان 56 طلباء تھے۔کامیابی کی شرح 94 فیصد رہی۔

25-26 نومبر: جامعہ دارالعلوم بلتستان غوازی قسم البنین والبنات بالترتیب دونوں کے سالانہ نتائج کا اعلان کیا گیا۔جس کا خلاصہ یہ ہے: کل تعداد طلباء: 472

كلية الحديث والدراسات الاسلامية للبنين میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء:

(اول) حافظ زکریا یحییٰ ۴/ثانویہ، عبد الرحمن ثناء اللہ جانی ۵/ابتدائیہ

(دوم) حفیظ الرحمن سالک ۳/ثانویہ، اسامہ ثناء اللہ ۲/ثانویہ، وصی اللہ عبدالرحمت ۳/ثانویہ

(سوم) فائز محمود محمد اسماعیل ۳/ثانویہ، بلال احمد ۳/ثانویہ

قسم البنات میں کل تعداد طالبات: 404، شرح کامیابی: 92 فیصد، تعداد فارغ التحصیل: 18

كلية الدراسات الاسلامية للبنات میں (اول): عفت، محمد سلیم ۱/متوسطہ

(دوم): ثوبیہ سودیر علی ۱/متوسطہ، (سوم): سمیہ محمد حسین ۳/ثانویہ

17 دسمبر: **الاثر پبلک سکول سسٹم** کا سالانہ رزلٹ سنایا گیا۔اس رزلٹ کی خصوصیات درج ذیل تھیں:

۱۔ سسٹم میں پہلی دفعہ گورننگ باڈی نے ایگزام سیل قائم کرکے نرسری تا ہشتم فل سنٹرلائز سسٹم کے تحت ایگزام لیا۔

۲۔ فرسٹ ٹرم کے نمبر کو سیکنڈ ٹرم کے ساتھ شامل کرکے رزلٹ مرتب کیا گیا۔

۳۔ ہر سکول سے سوالیہ پرچہ جات کے نمونے حاصل کیے گئے،جن میں ردوبدل کے بعد فائنل پیپر بنایا گیا۔

۴۔ ہر مضمون میں فرسٹ اور سیکنڈ ٹرم دونوں میں دس دس نمبر کے معروضی سوالات ایکسرسائز سے ہٹ کر بنائے گئے تاکہ طلباء سبق کو بھی توجہ سے پڑھیں۔